Bast-ul-Maidah be Subut-il-Mus'afah
bil yadil-vahidah.
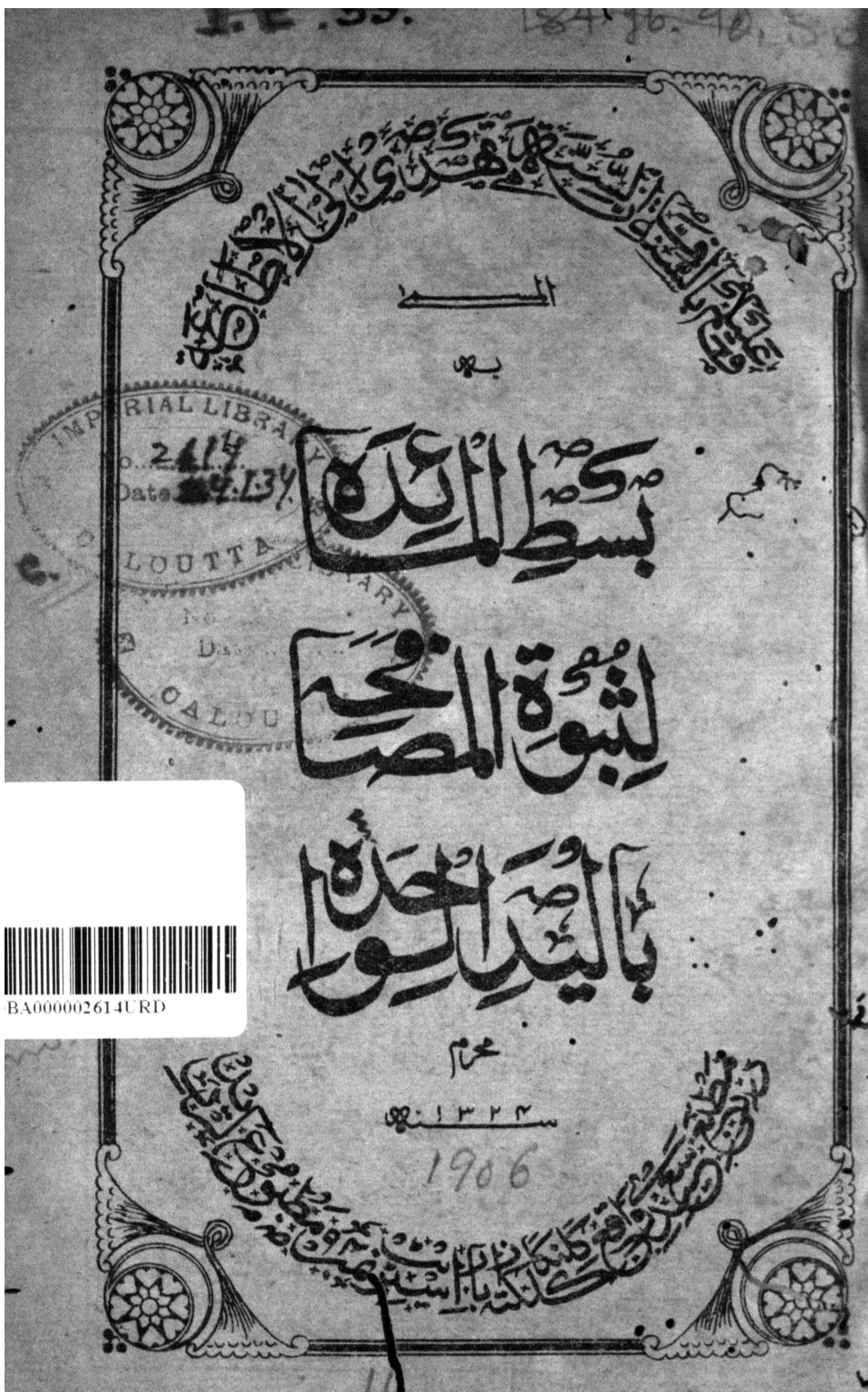
المسمی
بہ
بسط المائدة
لثبوت المصافحة
باليد الواحدة
محرم
سنہ ۱۳۲۴
1906

بسط المائدة لثبوة المصافحة باليد الواحدة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی فضل الیمین علی الشمال مادامت السموات والارض بلا قیل وقال والصلوة والسلام علی رسوله الذی کان یحب التیمن فی کل امره ذی بال وعلی آله واصحابه الذین کان فضلهم علی کل امة کفضل الیمین علی الشمال **اما بعد** ہر ایک متبع کتاب اللہ وصحیح حدیث رسول اللہ صلعم واجماع صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین پر پوشیدہ نرہے کہ دربارۂ مصافحہ کرنے ساتھ ایک ہاتھ اور دونون ہاتھون کے درمیان طائفۂ حقہ ناجیہ محمدیہ منصورہ اہل حدیث کثر اللہ کثرہم اور فرقہ مقلدہ حنفیہ کوفیہ اہل رای والقیاس بلا اساس کے باین طور خلاف ہے کہ طائفۂ منصورہ اہل حدیث مذکورہ۔ کثر اللہ کثرتہم۔ کہتا ہے کہ مصافحہ کرنا ساتھ ایک ہی ہاتھ دہنے کے سنت ہے اور ساتھ دونون ہاتھون کے مصافحہ کرنا خلاف سنت ہے اور یہہ قاعدہ ہمیشہ سے شریعت غرۂ محمدیہ علی صاحبہا صلوہ والتحیۃ مین جاری وساری

دہنے ہاتھ اور پا اور جانب کو بزرگی اور فضیلت ہے ہر کام ذی شان مہتم بالشان
مین بائین ہاتھ اور پا اور جانب کے جیسا کہ کپڑا پہننے۔ اور پائجامہ پہننے اور موزہ پہننے
اور مسجد مین جانے اور مسواک کرنے اور سرمہ لگانے اور ناخون اور لب ترشوانے
اور کنگھی کرنے اور بغل صاف کروانے۔ اور سر مونڈوانے اور نماز سے سلام کرنے
اور وضو کے اعضا دہونے اور پائخانہ مین سے باہر نکلنے اور کھانا کھانے اور پانی
پینے اور مصافحہ کرنے اور حجر اسود کے چومنے وغیرہ ان سب کامون مین دہنے ہاتھ کو
بائین ہاتھ اور دہنے پا کو بائین پا اور دہنے جانب کو بائین جانب پر بزرگی اور فضیلت
ہے بحیثیت دہنے ہونے کے۔ کما ورد فی الحدیث الصحیح المتفق
علیہ: کما فی المشکوۃ فی باب سنن الوضوء عن عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن
ما استطاع فی شانہ کلہ فی طہورہ وترجلہ وتنعلہ متفق علیہ
ترجمہ۔ جیسا کہ وارد ہوا ہے صحیح حدیث متفق علیہ مین جیسے کہ ہے وہ مشکوۃ مین باب
سنن الوضوء مین روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا اونھون نے
کہ دوست رکھتے تھے نبی صلعم اور برکت جانتے شروع کرنے کو دہنے سے جہانتک
سکتے ہر ایک اپنے کام بزرگ ذیشان کو وضو کرنے اور کنگھی کرنے اور جوتا پہننے
اپنے مین روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے وقال فی المشکوۃ العربی المطبوعتہ
المنبئی بین السطور تحت لفظ الحدیث المذکور یحب التیمن
ای البداءۃ بالایامن من الید والرجل والجانب الایمن ترجمہ دوست
رکھتے اور برکت جانتے شروع کرنے مین دہنے کو ساتھ دہنے ہاتھ اور پا اور دہنے

طرف کے قال ایضا الامام النووی فی شرح صحیح مسلم المطبوعة المطبع
الانصاری الدهلی فی الجلد الاول والصفحه ۱۳۲ هذه قاعدة
مستمرة فی الشرع وهی کان من باب التکریم والتشریف کلبس الثوب
والسراویل والخف ودخول المسجد والسواك والاکتحال وتقلیم الاظفار
وقص الشارب وترجل الشعر وهو مشطة وتنطیف الابط وحلق
الراس والسلام من الصلوة وغسل الاعضاء الطهارة والخروج
من بیت الخلاء والاکل والشراب والمصافحة واستلام حجر الاسود
وغیر ذلك کاتب الحروف عفی عنہ کہتا ہے کہ ترجمہ عبارت امام نوویکا اوپر ہوچکا
ہے دوبارہ ترجمہ کرنے کی ضرورت نہین۔ اور دلائل طائفہ منصورہ محمدیہ
اہل حدیث مذکورہ کے اوپر سنت ہونے مصافحہ ایک ہاتھ کے اور دونون
ہاتھون کے مصافحہ کرنے کے خلاف سنت اور بدعت ہونے پر یہہ ہین۔ اولا[1]
جو تعریف لفظ مصافحہ کے کتب لغات ومحاورات وخطابات عرب اور کتب
فقہ وشروح حدیث مین لکھی ہے وہ من کل الوجوہ ایک ہاتھ کے مصافحہ مسنونہ پر
صادق آتی ہے اور تعریف مذکور لفظ مصافحہ کی دو ہاتھ کے مصافحہ مقراضی محدثہ
پر کسی وجہ سے صادق نہین آتی ہے۔ ثانیاً[2] ایک ہاتھ کے مصافحہ کرنے کے
سنت ہونے کی دلیل صحیح وحسن حدیثین مندرجہ ذیل ہین حضرات ناظرین
منصفین وسامعین عادلین بنظر انصاف وعدل بلا اعتساف کے ملاحظہ فرماوین
تعریف لفظ مصافحہ قال فی القاموس الصفح الجانب و المصافحة الاخذ
بالید کالتصافح قال ایضا فی مجمع البحار فی الجلد الثانی۔ المصافحة

عند اللقاء وهي مفاعلة من الصاق صفح الكف بالكف واقبال الوجه بالوجه قال ایضاً القسطلانی فی الجزء التاسعة من شرح صحیح البخاری المصافحة وهی الافضاء بصفحة الید الی صفحة الید قال ایضا الحافظ بن الحجر فی الجزء الحادی عشر من فتح الباری المصافحة هی المفاعلة من الصفحة والمراد بها الافضاء بصفحة الید قال ایضاً الحافظ بن الحجر فی الجزء الحادی عشر من فتح الباری شرح صحیح البخاری قال ایضاً الطحطاوی فی الجلد الرابع من فتاویه وهی لصاق صفحة الکف بالکف واقبال الوجه بالوجه فاخذ الاصابع لیس بسنة خلافاً للروافض - قال ایضا العلی القاری فی المرقات شرح المشکوة المصافحة هی الافضاء بصفحة الید الی صفحة الید - قال ایضاً فی جامع الرموز وهی لصاق صفحة الکف بالکف واقبال الوجه بالوجه - ایضاً در صلوة مسعودی گفته که چون سلام گوید دست باید داد که دست دادن سنت ست ولیکن کف بر کف نهادن و سر انگشتان نشاید گرفتن که آن بدعت ست انتهی. واضح ہو کہ عبارات مذکورہ کتب لغات و محاورات و خطابات عرب و فقہ و شروح حدیث سے یہہ امر ثابت ہوا کہ مصافحہ کرنے مین ایک ہتیلی دوسرے ہتیلی سے ملانے اور چہرہ کو مقابل چہرہ کے کرنے کا نام مصافحہ ہے از روی لغت و شرع کے آب جو شخص وقت ملاقات کے بعد سلام کرنے کے ساتھ صفت مذکور کے اپنا ایک ایک ہاتھ ملائیگا تو لغات و محاورات و خطابات عرب اور عرفیات شرع مین اوسکا نام مصافحہ ہوگا اور اگر کوئی بمحل خلاف صفت مذکور کے اپنے دونون ہاتھون کو

دوسرے کے دونون ہاتھون سے ملا کے مقراضی وغیرہ مصافحہ کرے تو ازروے لغات ومحاورات وخطابات عرب وعرفیات شرع کے اوسکا نام مصافحہ نہوگا۔ اس لئے کہ عبارات مذکورہ کتب لغات ومحاورات وخطابات عرب و فقہ وشروح حدیث مین تعریف مصافحہ مین ملانا ایک ہتیلی ہاتھ کا ساتھ دوسرے کی ایک ہتیلی ہاتھ کے ساتھ لفظ مفردیدکے بیان کیاہے جوکہ دلیل جلی ہے ایک ہاتھ کے مصافحہ کرنے پر کما قال المصافحة وهي المفاعلة من الصاق صفح الكف بالكف و ایضاً المصافحة وهي الافضاء بصفحة اليد و ایضاً المصافحة وهي الصاق صفحة الكف بالكف باقی رہا یہ امر کہ ماناہمنے کہ ایک ہی ہاتھ سے بموجب تعریف لغوی وشرعی کے ثابت ہوا کہ مصافحہ ایک ہی ہاتھ سے کرنا چاہیئے اور دو دو ہاتھ سے مصافحہ مقراضی وغیرہ نکرنا چاہیئے۔ مگر تعریف لغوی وشرعی مذکورہ مصافحہ سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ ایک ہی دہنے ہاتھ سے مصافحہ کرنا سنت ہے حالانکہ تعریف مصافحہ مین مطلق لفظ ہاتھ یا ہتیلی ہاتھ یا تلوا ہاتھ بغیر قید دہنے اور بائین کے وارد ہواہے جو دونون ہاتھون دہنے اور بائین کو شامل ہے۔ سو جواب اسکا یہہ ہے کہ عرف شرعی جو مطلقات لغویکا مقید ہے کما فی کتب الاصول اُسنے اس مطلق لفظ ہاتھ وہتیلی ہاتھ وتلوے ہاتھ کو ساتھ دہنے ہاتھ اور دہنے ہتیلی ہاتھ اور دہنے تلوے ہاتھ کے دو وجہ وجیہ وبرہان قویہ کے مقید کردیا اوّلاً ساتھ اسوجہ کے کہ عموماً نصوص قرآنی وحدیث رسول ربانی واجماع صحابہؓ رسول رحمانی صلعم سے دہنا ہاتھ اور پا اور دہنے جانب ساتھ فضیلت وبزرگی وعزت ومرتبہ وبرکت کے بائین ہاتھ وبائین پا وبائین جانب سے مقید ہے کما هو المعروف عند العلماء

والجهال كفضيلة اصحاب اليمين على اصحاب الشمال ثانیاً ساتھ اسوجہ کے ظاہر
کہ آپکے صحیح حدیث متفق علیہ مذکورہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مین وارد ہے
کہ دوست رکھتے نبی صلعم شروع کرنا اپنے ہر کام بزرگی و مرتبہ و عزت والے کو دہنے سے
مثل وضو کہنے اور کنگھی کرنے اور جوتا پہننے وغیرہ کل کام ذیشان مین پس ہر دو نون
وجہ وجیہہ و برہان قویہ سے ثابت ہوا کہ تعریف لغوی مصافحہ مین جو ملانا مطلق ید کا
ساتھ ید کے اور کف ید کا ساتھ کف ید کے اور صفحہ ید کا ساتھ صفحہ ید کے بیان کیا ہے
سو وہ مقید ہے ساتھ دہنے ہاتھ اور دہنے ہتھیلی ہاتھ اور دہنے تلوے ہاتھ کے وھو
دلیل جلی لثبوۃ سنۃ المصافحۃ بالید الواحدۃ کما یدل علیہ القاعدۃ
من القواعد الشرعیۃ والعقلیۃ اور طایفہ حقہ ناجیہ محمدیہ منصورہ اہل حدیث
مذکورہ کثرا اللہ کثرھم کے ایک ہاتھ دہنے سے مصافحہ کرنے کی دلیل بلا قال و قیل یہ
صحیح و حسن حدیثین ہین الحدیث الاول کما رواہ امام الائمۃ و فخر الامۃ
امام البخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فی الجزء الحادی عشر فی باب
المصافحۃ من صحیحہ عن عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا
مع النبی صلعم وھو اٰخذ بید عمر بن الخطاب رض وقال فی فتح الباری شرح
صحیح البخاری فی شرح ھذا الحدیث ووجہ ادخال ھذا الحدیث فی
المصافحۃ ان الاخذ بالید یستلزم التقاء صفحۃ الید بصفحۃ الید غالباً انتہیٰ
ترجمہ۔ پہلی حدیث جیسا کہ روایت کیا اوسکو امام امامون کے اور فخر امت کے
امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے گیارہوین جز باب مصافحہ مین صحیح بخاری مین کہ روایت
ہے عبد اللہ بن ہشام رض سے کہا اوسنے کہ تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلعم کے حال یہہ کے

پکڑا اپنے ایک ہاتھ عمر بن خطابؓ کا اور کہا ہے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین شرحمین اس
حدیث کے کہ وجہ داخل کرنے اس حدیث کے باب مصافحہ مین یہ ہے کہ بیشک پکڑنا ساتھ
ہاتھ کے مستلزم ہے ملنے ہتیلی ہاتھ کو ساتھ ہتیلی ہاتھ کے اکثر کرکے کاتب الحروف عفی عنہ
کہتا ہے کہ امام بخاری کا حدیث مذکور کو مصافحہ مین داخل کرنا اسلیئے ہے کہ جب کوئی شخص
اپنے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ کو پکڑتا ہے تو یہہ پکڑنا ساتھ ہاتھ کے دوسرے کے ہاتھ
کو ضرور لازم کردیتا ہے ملنے ہتیلی ایک ہاتھ کو ہتیلی دوسرے کے ہاتھ سے اور یہی تعریف
ہے مصافحہ کی لغت وعرف شرع مین - الحاصل یہہ ہے کہ حدیث مذکور بخاری مین مصافحہ
کرنا رسول اللہ صلعم کا حضرت عمرؓ سے ساتھ ایک ہی ہاتھ کے ثابت ہے چنانچہ لفظ مفرد ید کا حدیث
مذکور مین اوپر دعوی طائفہ منصورہ اہل حدیث کے دلیل جلی کھلم کھلی ہے من ادعی خلاف
هذا فعليه البيان بالدليل والبرهان الحديث الثاني عن حذيفه بن اليمانؓ
عن النبي صلعم قال ان المؤمن اذا لقي المؤمن فسلم عليه واخذ بيده فصافحه
تناثرت خطاياهما كما يتناثر ورق الشجر رواه الطبراني في المعجم الاوسط
وقال حافظ المنذري في الترغيب والترهيب ورواته لا اعلم مجروحا -
ترجمہ دوسرے حدیث روایت ہے حذیفہ بن یمانؓ سے نقل کیا اونسے نبی صلعم سے کہ فرمایا
آپ نے کہ تحقیق مومن جب ملاقات کرے مومن سے پھر سلام کرے اوس پر اور پکڑے
ایک ہاتھ اوسکا پس مصافحہ کرے اوس سے تو جھڑتے ہین گناہ اُن دونون کے مثل
جھڑنے پتون درخت کے روایت کیا اوسکو طبرانی نے معجم اوسط مین - اور کہا حافظ
منذری نے ترغیب وترہیب مین کہ نام ہے کتاب حدیث کا کہ کل راوی اسکے ثقہ
ہین مین نہین جانتا اونمین سے کسی کو مجروح یعنی اون کل پر کسی قسم کا عیب ضعف کا نہین ہے

يقول كاتب الحروف عفى عنه فلا يخفى على الناظرين والسامعين العادلين
ان الحديث المذكور فهو دليل جلى على اثبات سنة المصافحة باليد الواحدة
بلا قال وقيل لان فى الحديث المسطور المصافحة مذكورة بلفظ اليد
بصيغة الواحدة وليست المصافحة المذكورة بصيغة التثنية كما
قال رسول الله صلعم واخذ بيده فصافحه وما قال رسول الله صلعم
واخذ بيديه فصافحه وفى هذا الحديث المزبور دليل جلى على المدعى
كما هو الظاهر ترجمہ۔ کہتا ہے کاتب الحروف عفی عنہ کہ مخفی نرہے حضرات ناظرین منصفین و
سامعین عادلین پر کہ بیشک صحیح حدیث مذکور پس وہ بہت بڑی دلیل ہے واسطے ثبوت
سنت ہونے مصافحہ کے ساتھ ایک ہاتھ کے بغیر گفتگو کے اسلئے کہ حدیث مذکور مین مصافحہ
ذکر کیا گیا ہے ساتھ لفظ ید مفرد کے اور نہین ذکر کیا ساتھ لفظ تثنیہ کے جیسا کہ فرمایا نبی صلعم
نے کہ اور پکڑا ایک ہاتھ اوسکا پس مصافحہ کیا اوس سے اور نفرمایا آپ نے کہ پکڑے دونون
ہاتھ اوسکے پس مصافحہ کیا اوس سے اور اس لئے یہہ حدیث مذکور کھلی دلیل ہے اوپر مدعا کے
جیسا کہ وہ ظاہر ہے الحديث الثالث عن يزيد بن البراء عن ابيه قال دخلت
على النبى صلعم فرحب بى واخذ بيدى وقال لا يلقى مسلم مسلما فيرحب به
ويأخذ بيده الا تناثرت الذنوب بينهما كما يتناثر ورق الشجر نقله حافظ
بن الحجر فى تخريج الهداية وسكت عنه كلاما فى رواته ترجمہ تیسری حدیث
روایت ہے یزید بن براء رض سے اوسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا اوسنے کہ حاضر ہوا مین
خدمت مین نبی صلعم کے پس خوش ہوئے آپ میرے دیکھنے سے اور پکڑا میرا ایک ہاتھ یعنی
مصافحہ کیا مجھسے اور فرمایا آپنے نہین ملتا ہے کوئی مسلمان کسی مسلمان سے پس خوش ہوتا ہے

اوسکے ملنے سے اور پکڑتا ہے ایک ہاتھ اوسکا یعنے مصافحہ کرتا ہے اوس سے مگر جھڑتے ہین گناہ اُن
جیسے کہ جھڑتے ہین پتے درخت کے نقل کیا اسکو حافظ ابن حجر نے تخریج ہدایہ مین اور سکوت کیا اس سے
از روے کلام کرنیکے اوسکے راویون مین کاتب الحروف عفی عنہ کہتا ہے کہ حضرات ناظرین پر مخفی نرہے
کہ اس حدیث مین بھی مثل حدیث اول وثانی کے حضرت صلعم کے قول وفعل سے ایک ہی ہاتھ سے
مصافحہ کرنا سنت ثابت ہوا فهو المرام فی هذا المقام الحدیث الرابع عن سلمان
الفارسی ان النبی صلعم قال ان المسلم اذا لقی اخاه فاخذ بیده تحاتت عنهما
ذنوبهما کما یتحاتت الورق عن الشجرة الیابسة فی یوم ریح عاصف والا غفر لهما
ولو کانت ذنوبهما مثل زبد البحر رواه الطبرانی باسناد حسن هکذا
نقله حافظ المنذری فی الترغیب والترهیب ترجمہ چوتھی حدیث روایت ہے
سلمان فارسی رض سے کہ بیشک فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق کوئی مسلمان جب ملتا ہے اپنے بھائی
مسلمان سے پس پکڑتا ہے ایک ہاتھ اوسکا یعنی مصافحہ کرتا ہے تو جھڑتے ہین گناہ اون دونون کے
جیسے جھڑتے ہین پتے سوکھے درخت کے سخت ہوا کے دن مین اور حال یہہ کہ مگر بخشے جاتے ہین گناہ
اوندونون کے اگرچہ ہووین مثل جھاگ دریاکے روایت کیا اوسکو طبرانی نے ساتھ سند حسن کے ایسا ہی
نقل کیا اوسکو حافظ منذری نے ترغیب وترہیب مین کاتب الحروف عفی عنہ کہتا ہے کہ اس حدیث
مین بھی مثل حدیث اول وثانی وثالث کے ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ کرنا قول سے نبی صلعم کے
سنت ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ قول آنحضرت صلعم فاخذ بیده دعوی مذکور پر نص ہے۔
الحدیث الخامس عن انس رض عن النبی صلعم قال ما من مسلمین التقیا فاخذ
احدهما بید صاحبه الا کان حقا علی الله عز وجل ان یحضر دعائهما
ولا یفرق بین ایدیهما حتی یغفر لهما رواه احمد کما نقله المنذری فی الترغیب

والله هيب ترجمہ - پانچوین حدیث روایت ہے انس رض سے نقل کیا اونسے نبی صلعم نے فرمایا
آپ نے کہ نہین ہین دو مسلمان جو ملاقات کرتے ہین آپس مین پس پکڑتا ہے ایک اون دونونکا ایک
ہاتھ اپنے دوست کا مگر ضرور ہوتا ہے اللہ پر تر پر کہ قبول کرے دعا اون دونونکی اور نہین جدا کرتا ہے
اپنے اپنے ہاتھ کو مصافحہ سے یہانتک کہ بخشا جاتا ہے واسطے اون دونونکے روایت کیا اس حدیث کو
امام احمد نے جیسا کہ نقل کیا اوسکو حافظ منذری نے ترغیب ترہیب مین کاتب الحروف عفی عنہ کہتا ہے
کہ اس حدیث مین بھی مثل حدیث اول وثانی وثالث ورابع کے ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ کرنے اور
سنت ہونے پر قول رسول اللہ صلعم کا فاخذ بیدہ صاحبہ دلیل بلا قال وقیل ہے۔
فمن یشاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ الحدیث السادس عن انس رض قال رجل یا رسول
اللہ صلعم الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال
فیأخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی فی جامعہ وقال ھذا حدیث
حسن ترجمہ چھٹی حدیث روایت ہے حضرت انس رض سے کہ کہا ایک شخص نے اے رسول خدا
صلعم کوئی ہم مین سے ملتا ہے بھائی یا دوست اپنے سے کیا جھکے واسطے اوسکے فرمایا حضرت صلعم نے
نہین پھر پوچھا اوسنے کیا گلے لگاوے اور چومے اوسکو فرمایا حضرت نے نہین پھر عرض کیا اوسنے
کہ پس پکڑے ایک ہاتھ اوسکا اور مصافحہ کرے فرمایا حضرت نے ہان یعنی مصافحہ کرے روایت کیا
اسکو ترمذی نے جامع اپنے مین اور کہا یہہ حدیث حسن ہے۔ کاتب الحروف عفی عنہ کہتا ہے کہ اس
حدیث مین بھی مثل احادیث مرقومہ بالا کے ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ کرنا تقریرہ ہدایت تصویرہ
نبوی صلعم سے سنت ثابت ہوا کما ھو المذکور فی محلہ وعلی ہذا القیاس ہ اس حدیث سے
یہہ بھی معلوم ہوا کہ وقت ملاقات کے سواے سلام اور مصافحہ کے کسی کی تعظیم یا محبت کے واسطے
جھکنا جیسا کہ خوشامدی لوگ ایمان فروش واسطے امرا اور رؤسا و حکام وغیرہ کے جھکتے ہین

یہہ ذرا شک نہین ہے یا جیسا کہ پیر و فقیر و علما و صلحا پرست مشرک لوگ پیرون و فقیرون و عالمون
وصالحون کے سامنے جھکتے بلکہ نعوذ باللہ منہا تعظیماً سجدہ بھی کرتے ہین یا محبتاً اونسے لپٹ جاتے ہین
یعنے ہر وقت معانقہ کرتے ہین یہ کل افعال شنیعہ بحکم اس حدیث کے ممنوع بلکہ حرام لاکلام ہین واضح
ہو کہ معانقہ گلے لگ کے ملنا حاضرین کو ساتھ سلام و مصافحہ یا بغیر سلام و مصافحہ کے کسی حال میں
جائز نہین ہے ہان واسطے غائبین مسافرین کے محبتاً معانقہ جائز ہے مگر نزدیک امام ابو حنیفہ
و محمد کے واسطے غائبون مسافرونکے بھی مکروہ ہے اور اس مطلق مکروہ سے مکروہ تحریمیہ قریب حرام
کے ہے چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی حنفی در ترجمہ فارسی مشکوٰۃ گفتہ معانقہ اگر خوف فتنہ نباشد مشروع ست
خصوصاً نزد قدوم از سفر و از ابی حنیفہ و محمد کراہت بوسیدن دست و دہان و چشم و معانقہ
آمدہ است و استدلال باین حدیث کردہ و میگویند کہ آنچہ روایت کردہ اند یعنے در ثبوت
این اشیا قبل از نہی ست انتہی ترجمہ جیسا کہ شیخ عبد الحق دہلوی حنفی نے ترجمہ فارسی
مشکوٰۃ مین کہا ہے کہ معانقہ یعنے گلے لگ کے ملنا اگر خوف فتنہ یعنے شہوت وغیرہ کا نہو وے
تو جائز ہے خاص کر کے نزدیک آنے کے سفر سے اور امام ابو حنیفہ اور محمد ہر دونون استاد و
شاگرد سے چومنا ہاتھون اور موںہہ اور آنکھونکا مکروہ آیا ہے اور اون دونون نے دلیل پکڑی
ہے ساتھ اس حدیث کے اور وہ دونون امام کہتے ہین کہ جو حدیثین ثبوت مین ان چیزون کے
یعنے چومنے ہاتھون اور موںہہ اور آنکھون و پیشانی و بدن و پاؤن و معانقہ وغیرہ کے روایت
کرتے ہین خواہ حالت سفر مین ہو یا حضر مین وہ کل چومنا و چپٹنا و جھکنا و معانقہ قبل منع کرنے
کے تھا کاتب الحروف عفی عنہ کہتا ہے کہ حضرات ناظرین پر ہویدہ ہو کر یہہ رای مذکوران
دونون امامون خصوصاً امام ابو حنیفہ کوفی کہ جنکو فرقہ مقلدہ حنفیہ کو فیہ کچھ نبی مرسل سے رتبہ
و درجہ مین کم نہین بلکہ بہت زیادہ بلکہ از حد لاحد زیادہ یقین و اعتقاد کرتے ہین جمہور

علمار اسلام سلف وخلف کے خلاف ہے کیونکہ وہ کل ان اشیا مذکور کو سواے قیام ورکوع
جو خاص کر کے واسطے تعظیم ذات باری تعالی کے ہین اور امور مذکورہ مثل چومنے ہاتھون و مونھ
و آنکھون و پیشانی و پشت و قدمون و معانقہ کے بعض اوقات مین واسطے بعض اشخاص کے
تعظیما و محبتاً جائز رکہتے و مباح جانتے ہین اور دلائل انکے امور مسطورہ کے بعض اوقات مین
واسطے بعض اشخاص کے تعظیماً و محبتاً جائز رکھنے و مباح جانتے کے وہی اخبار و احادیث و
آثار صحیحہ نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ ہین جو اس باب مین وارد ہوئے ہین ومن شاء فلیرجع
الی کتب الحدیث والفقہ اور حدیث مذکور کہ جس سے امام ابو حنیفہ اور محمد نے مکروہ ہونے
پر امور مذکورہ مثل معانقہ وغیرہ کے دلیل پکڑے ہے اوسکا جواب چند وجوہ سے دیا ہے کہ
جسکے تحریر کی یہہ مختصر گنجائش نہین رکھتا ہے فقط۔ مگر حضرات ناظرین والاتمکین اس فرقہ
مقلدہ حنفیہ کوفیہ پر تعجب ہے کہ مثل اس مسئلہ کے بیشمار مسائل مین اپنے امام صاحب ممدوح
کہ جنکی امامت کو نبوت و رسالت نبی مرسل سے افضل و اعلی مانتا و جانتا ہے یہان اپر اوس
امام کی تقلید کو بالا طاق رکھکے کیون اپنے پیرون و فقیرون و مولویون وغیرہ کے ہاتھ و پا
تو کیا جوتا وغیرہ کو چومتا چاٹتا ہے بلکہ مقابلہ مین طائفۂ حقہ ناجیہ محمدیہ منصورہ اہل حدیث کے
تعصباً واسطے مردون و زندون نبیون ولیون پیرون فقیرون شہیدون وغیرہ کے قیام و
رکوع و سجدہ وغیرہ سب کچھ جائز بلکہ عمدہ عبادت جانتا ہے ولنعم ما قال القائل تعصب کو
جزو دین سمجھے تم ٭ جہنم کو خلد برین سمجھے تم ٭ اور اولٹا الزام ترک تقلید اپنے امام علیہ السلام کا
طائفۂ حقہ ناجیہ منصورہ اہل حدیث کو دیکے اوسکو ناحق لامذہب کافر مرتد خارج الاسلام
بناتا ہے حالانکہ الزام غیر لزام کا خود ہدف و نشانہ بن رہا ہے ؎ ترکِ تقلید خود مقلد کا
نکل آیا ٭ الزام دیتا تھا ہمکو قصور اوسکا نکل آیا ٭ باقی رہا یہہ امر کہ بموجب قول مقلدہ کوفیہ کے

سے ذرا ہاتھ سے مصافحہ کرنا ساتھ نصاریٰ کے مشابہت ہے کہ وہ یعنی نصاریٰ ایک ہاتھ سے
مصافحہ کرتے ہین۔ اسلیئے ایک ہاتھ سے مصافحہ نکرنا چاہیئے بلکہ دونون ہاتھون سے مصافحہ
کرنا چاہیئے تاکہ نصاریٰ سے مخالفت ظاہر ہووے فقط کاتب الحروف عفی عنہ کہتا ہے کہ قول
مذکور مقلدہ مذکورہ کا ساتھ تین وجوہ وجیہہ و براہین قویہ کے کالعدم مخدوش ہے۔ اولاً
ساتھ اس وجہ کے کہ کسی صحیح اور حسن۔ اور ضعیف حدیث مین بھی نہین آیا ہے۔ کہ ایک ہاتھ سے
مصافحہ کرنا مشابہت ساتھ نصاریٰ کے ہے اسلیئے دونون ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہیئے من
ادعیٰ فعلیہ البیان بالدلیل والبرہان ثانیاً ساتھ اسوجہ کے کہ غیر قومون مثل
یہود و نصاریٰ وغیرہ کی مطلق مشابہت ممنوع نہین ہے مگر وہی مشابہت ممنوع ہے کہ
جس سے خدا و رسول خدا صلعم نے منع فرمایا ہووے یا اوسکی مخالفت کرنے کا ارشاد کیا ہووے
ورنہ لازم آتا ہے کہ کھانا پینا سونا اوٹھنا بیٹھنا وغیرہ وغیرہ کل کام بوجہ مشابہت یہود و نصاریٰ
و ہنود وغیرہ کے مسلمانون پر حرام مالاکلام ہوجاوین۔ پس ہمکو رسول مقبول صلعم اور صحابہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا اتباع۔ اور پیروی کرنی چاہیئے نہ ہر شخص کے قول و فعل و رائے
و قیاس کی شعر زائر بہار باغ جمال پری رخان ٭ باشاہد حدیث برابر نمی شود ٭ عن ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ
فوجد الیہود صیاماً یوم عاشوراء فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما ھذا الیوم الذی یصومونہ قالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ و قومہ
و غرق فرعون و قومہ فصامہ موسیٰ شکراً فنحن نصومہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق و اولیٰ بموسیٰ منکم و صامہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و امر بصیامہ متفق علیہ ترجمہ۔ روایت ہے

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم جب مدینہ مین تشریف
لائے۔ پس پایا یہود کو روزہ دار اور وہ دن عاشورہ کا تھا پس پوچھا آنحضرت صلعم نے
یہود سے کہ آج کا روزہ کیسا ہے جو تم لوگ روزہ دار ہو کہا اونھون نے یہ دن بزرگ ہے
آج کے روز اللہ تعالیٰ نے نجات دی موسیٰ اور قوم اونکی کو اور غرق کیا فرعون اور قوم
اوسکی کو۔ پس موسیٰ نے اوسکی شکریہ مین روزہ رکھا اور اونکے پیروی مین ہم بھی روزہ رکھتے
ہین۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم زیادہ مستحق اور اولیٰ ہین تم سے
ساتھ موسیٰ کے۔ پس روزہ رکھا آپ نے دن عاشورہ کے اور حکم کیا ساتھ روزہ رکھنے
اوسکی کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے۔ واضح ہو کہ یہ صحیح حدیث اسبات پر
دلیل بلا قال وقیل ہے کہ مطلق مشابہت ساتھ غیر قومونکے ممنوع نہین ہے مگر
وہی مشابہت کہ جسکی ممانعت شرع اسلام مین وارد ہوئے ہووے اور فیما نحن مین
کسی قسم کی ممانعت شارع سے وارد نہین ہوئی ہے ومن ادعی فعلیہ البیان۔
ثالثاً ساتھ اسوجہ کے کہ اگر کسی کام مین مشابہت غیر قومونکا گمان ہووے تو وہ
تھوڑے تغیر وتبدل سے جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ جب آنحضرت صلعم نے عاشورہ کے
روزہ کا حکم فرمایا تو صحابہ رضہ نے عرض کیا۔ انہ یوم یعظمہ الیہود والنصاریٰ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الیٰ قابل لاصومن
التاسع رواہ مسلم یعنے آج کے روز کی تعظیم یہود و نصاریٰ کرتے ہین پس حضرت
صلعم نے فرمایا کہ آیندہ سال اگر مین زندہ رہا تو نوین تاریخ اوسکے ساتھ شامل کرونگا
اس سے معلوم ہوا کہ تھوڑے تغیر سے حکم مشابہت کا بدلا جاتا ہے باقی نہین رہتا ہے
باقی رہے کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے مین مشابہت اول تو ثابت نہین ہے۔

…سلئے کہ کسی صحیح وضعیف حدیث مین نہین آیا ہے کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے …
…ہ نصاریٰ وغیرہ کے مشابہت ہے من ادعی فعلیہ البیان۔ ثانیا لو فرض
اگر بموجب قول مقلدہ مسطورہ کے تسلیم بھی کیا جاوے کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کر…
مین ساتھ نصاریٰ وغیرہ کے مشابہت لازم آتی ہے۔ اسلئے دونون ہاتھون …
مصافحہ کرنا چاہئے۔ تو کاتب الحروف عفی عنہ کہتا ہے کہ تو بھی مشابہت نہین ثابت
ہوتی ہے کیونکہ نصاریٰ کا مصافحہ اونگلیون سے ہے اور اسلامی مصافحہ مین ہتھیلی
ہاتھ سے ملانی کی تاکید مزید ہے۔ نصاریٰ کے یہان وقت مصافحہ کرنے کے کو…
دعا پڑھنی نہین ہے اور اسلامی مصافحہ مین یغفر اللہ لنا ولکم پڑھنا مسنون
ہے۔ پس کیونکر مشابہت باقی رہی فقط **تنبیہ**۔ جو کوئی صاحب جواب
عجالہ ہدایت مقالہ ہذا کا تحریر کرے اوسکو لازم ہے کہ جواب باصواب تحریر کرے
ورنہ اس صحیح حدیث پر عمل کرے۔ عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من کان … باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا
اولیصمت رواہ البخاری ؎

تمت